إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۹ محرم ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۸ امان ۱۳۴۹ہش ۔ ۱۸ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں۔

ربوہ ۱۷ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دو تین روز اچھی رہنے کے بعد کل صبح سے نزلہ کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

عزیزم برادرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ایس سی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹ مارچ ۱۹۷۰ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام نور احمد ناصر تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر والا اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

ثاقب صاحب ۱۷ مارچ کو علی الصبح کراچی سے نائیجیریا کے لئے روانہ ہوئے ہیں ان کے بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچنے اور جس غرض کیلئے وہ وہاں جا رہے ہیں اس کے باحسن طور پورا ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد انصاری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہِ مہربانی آپ سب اپنے اپنے حلقہ کی مجالس کا جائزہ لے کر اطلاع فرمائیں کہ آیا دستورِ اساسی انصار اللہ کے قاعدہ نمبر ۲۰۱ کے تحت اراکین کی حزب بندی کر کے سائق مقرر کر دیئے گئے ہیں یا نہیں؟ انصار اللہ کی بیداری کے لئے اس طرف فوری توجہ کی اشد ضرورت ہے۔ قاعدہ ۲۰۱ یہ ہے کہ "ہر دس انصار پر ایک سائق مقرر کیا جائے جو انہیں بیدار رکھنے کا موجب ہو"۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کی متابعت سے اِسی جہان میں آثارِ نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں

یہی کتاب ہے جو طریقِ ظاہری و باطنی کے ذریعہ سے نفوسِ ناقصہ کو مرتبۂ تکمیل پہنچاتی ہے

"قرآن شریف جو آنحضرتؐ کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اِسی جہان میں آثارِ نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریقوں ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوسِ ناقصہ کو مرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے اور شکوک اور شبہات سے خلاصی بخشتی ہے۔ ظاہری طریق سے اس طرح پر کہ بیان اس کا ایسا جامع دقائق و حقائق ہے کہ جس قدر دُنیا میں ایسے شبہات پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں جن میں مُبتلا ہو کر صدہا جھوٹے فرقے پھیل رہے ہیں اور صدہا طرح کے خیالاتِ باطلہ گمراہ لوگوں کے دلوں میں جم رہے ہیں سب کا ردّ معقولی طور پر اس میں موجود ہے اور جو جو تعلیم حقّہ اور کاملہ کی روشنی ظلمت موجودہ زمانہ کے لئے درکار ہے وہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہی ہے اور تمام امراض نفسانی کا علاج اس میں مندرج ہے اور تمام معارفِ حقّہ کا بیان اِس میں بھرا ہوا ہے اور کوئی دقیقہ علمِ الٰہی نہیں کہ جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے اور اس سے باہر رہ گیا ہو۔ اور باطنی طریق سے اس طور پر کہ اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرتِ اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوارِ قبولیت اُس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عنایاتِ الٰہیہ اس قدر اُس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے اور بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ ہزار مرتبہ ہی اپنی مشکلات اور ہجوم غموں کے وقت میں سوال کرے تو ہزار ہا مرتبہ ہی اپنے مولا کریم کی طرف سے نہایت فصیح اور لذیذ اور متبرک کلام میں محبت آمیز جواب پاتا ہے اور الہامِ الٰہی بارش کی طرح اس پر برستا ہے اور وہ اپنے دل میں محبتِ الٰہیہ کو ایسا بھرا ہوا پاتا ہے جیسا ایک نہایت صاف شیشہ ایک لطیف عطر سے بھرا ہوتا ہے اور انس اور شوق کی ایک ایسی پاک لذت اس کو عطا کی جاتی ہے کہ جو اُس کے سخت سخت نفسانی زنجیروں کو توڑ کر اور اس دخانستان سے باہر نکال کر محبوبِ حقیقی کی ٹھنڈی اور دل آرام ہوا سے اس کو ہر دم اور ہر لحظہ تازہ زندگی بخشتی رہتی ہے۔ پس وہ اپنی وفات سے پہلے ہی اُن عنایاتِ الٰہیہ کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے جن کے دیکھنے کے لئے دوسرے لوگ بعد مرنے کے امیدیں باندھتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

وصولی کی طرف پُوری توجہ دی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے:۔
"جماعت کا مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ چند مہینے باقی رہ گئے ہیں اس لئے جماعتیں اِس طرف پوری اور فوری توجہ دیں اور آمد و خرچ کا جو بجٹ سالِ رواں کے لئے جماعت کے مشورہ سے شوریٰ میں پاس ہوا تھا اس کے مطابق آمد ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۹ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۷۰ء)

(ناظر بیت المال آمد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَاَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ، قَالَ رَجُلٌ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ ص ۷۲۷ ج ۲۔ مسلم ص ۱۷۰ ج ۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی "کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے" پڑھی تو ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہؓ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دُہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی ہم میں بیٹھے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ جائے یعنی زمین سے اُٹھ جائے تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَاَرَانِي اللَّيْلَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا تَرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَاَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهٗ جَعْدًا قَطِطًا اَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا) ص ۴۸۹ ج ۱

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں لیکن مسیح دجال کانا ہو گا۔ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور یوں اُبھری ہوئی ہو گی جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ مکرمہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی ہے زلفیں کندھوں تک پہنچ رہی ہیں بال سیدھے شفاف ہیں جن سے پانی کے قطرے ٹپکتے نظر آتے ہیں حالانکہ پانی استعمال نہیں کیا گیا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے بتایا عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح موعودؑ ہے۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا گھنگریالے بال سخت جلد دائیں آنکھ کانی ابن قطن سے ملتی جلتی شکل ہے۔ اور ایک آدمی کے کندھے پر دونوں ہاتھ رکھے کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے خواب میں حضور کو جو نظارہ دکھایا گیا اس میں طواف کعبہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعودؑ بیت اللہ کی حفاظت اور اس کی شان کو بلند کرنے کے لئے کوشاں ہوں گے اور دجال کعبہ کی تخریب کے درپے ہو گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْحَرْبَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم ص ۴۹۰)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم یعنی مثیلِ مسیحؑ نازل ہوں گے۔ صحیح فیصلہ کرنے والے عدل سے کام لینے والے ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہو گا۔ اس طرح وہ روحانی مال لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہو گا۔ یہ روایت بیان کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کہتے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ کر اس سے سمجھ سکتے ہو کہ اہلِ کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے نانا جان منشی عبدالغنی صاحب بعارضہ فالج عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں اب کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے دوستوں اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ عبدالمومن۔ مومن کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد

میں دنیا کو ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ دکھانے کے لئے آیا ہوں کہ واقعی اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

یہی وہ یقین اور معرفت ہے جس کے ذریعہ انسان گناہ سے نجات پا کر پاک زندگی حاصل کر سکتا ہے

بعثت انبیاء کا مقصد

انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں۔ اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ تو میرے آنے کی غرض وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی میں بتلانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔ دنیا میں لوگوں نے جس قدر طریقے اور حیلے گناہ سے بچنے کے لئے نکالے ہیں۔ اور خدا کی شناخت کے جو اصول تجویز کئے ہیں۔ وہ انسانی خیالات ہونے کی وجہ سے بالکل غلط ہیں اور محض خیالی باتیں ہیں۔ جن میں سچائی کی کوئی روح نہیں ہے۔ میں ابھی بتاؤں گا اور دلائل سے واضح کروں گا کہ گناہ سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے جب تک اس اصول پر یقین کامل نہ ہو گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔ دراصل خدا ہے اور ہونا چاہئیے یہ دو لفظ ہیں جنہیں بہت بڑے غور اور فکر کی ضرورت ہے۔

پہلی بات کہ خدا ہے یہ علم الیقین بلکہ حق الیقین کی تہ سے نکلتی ہے۔ اور دوسری بات قیاسی اور ظنی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو فلاسفر اور حکیم ہو۔ وہ صرف نظام شمسی اور دیگر اجرام اور مصنوعات پر نظر کر کے صرف اتنا ہی کہدے کہ اس ترتیب محکم اور ابلغ نظام کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ ایک مدبر اور حکیم و علیم صانع کی ضرورت ہے تو اس سے انسان یقین کے اس درجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا جو ایک شخص خود اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو کر اور اس کی تائیدات کے چمکتے ہوئے نشان اپنے ساتھ رکھ کر کہتا ہے کہ وہ قادر مطلق خدا ہے وہ معرفت اور بصیرت کی آنکھ سے اسے دیکھتا ہے۔ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک حکیم یا فلاسفر جو صرف قیاسی طور پر خدا کے وجود کا قائل ہے۔ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی کے کمال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ ظاہر بات ہے کہ نری ضرورت کا علم کبھی بھی اپنے اندر وہ قوت اور طاقت نہیں رکھتا۔ جو الٰہی رعب پیدا کر کے اسے گناہ کی طرف دوڑنے سے بچا لے۔ اور اس تاریکی سے نجات دے جو گناہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر جو براہ راست خدا کا جلال آسمان سے مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ نیک کاموں اور وفاداری اور اخلاص کے لئے اس جلال کے ساتھ ہی ایک قوت اور روشنی پاتا ہے۔ جو اس کو بدیوں سے بچا لیتی اور تاریکیوں سے نجات دیتی ہے۔ اس کی بدی کی قوتیں اور نفسانی جذبات پر خدا کے مکالمات اور پُر رعب مکاشفات سے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور وہ شیطانی زندگی سے نکل کر ملائکہ کی سی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور اشارے پر چلنے لگتا ہے۔ جیسے ایک شخص آتش سوزندہ کے نیچے بدکاری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو شخص خدا کی جلالی تجلیات کے نیچے آتا ہے۔ اس کی شیطنت مر جاتی ہے اور اس کے سانپ کا سر کچلا جاتا ہے یہی وہ یقین اور معرفت ہوتی ہے جس کو انبیاء علیہم السلام آکر دنیا کو عطا کرتے ہیں جس کے ذریعے وہ گناہ سے نجات پا کر پاک زندگی حاصل کر سکتے ہیں

میرے آنے کا مقصد

اسی طریق پر خدا نے جب مجھے مامور کیا ہے، اور میرے آنے کی ذاتی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے۔ اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔ اور یہ بات کہ محض اس یقین ہی سے انسان پاک زندگی بسر کر سکتا ہے اور گناہ کی موت سے بچ سکتا ہے۔ ایک ایسا امر ہے جس کے لئے ہم کو منطقی دلائل کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ خود انسان کی فطرت اور روزمرہ کا تجربہ اور مشاہدہ اس کے لئے زبردست گواہ ہیں کہ جب تک یہ یقین کامل نہ ہو گا کہ خدا ہے۔ اور وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ اور سزا دیتا ہے۔ کوئی اور حیلہ کسی صورت میں کارگر ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن اشیاء کی تاثیرات کی خبر ہم کو ہمیں علم ہے۔ ہم کیسے دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جاتے ہیں۔ اور جن چیزوں کو اپنے وجود کے لئے خطرناک زہر سمجھتے ہیں۔ ان سے کیسے بھاگتے ہیں مثال کے طور پر دیکھو اس جھاڑی میں اگر ہمیں یقین ہو کہ سانپ ہے تو کیا کوئی بھی ہم میں سے ہوگا۔ جو اس میں اپنا ہاتھ ڈالے۔ یا قدم رکھ دے۔ ہرگز نہیں۔ اگر کسی بل میں سانپ کے ہونے کا معمولی وہم بھی ہو۔ تو اس طرف سے گزرنے میں ہر وقت مضائقہ ہوگا۔ طبیعت خود بخود اس طرف جانے سے رکے گی۔ ایسا ہی زہروں کی بابت جب ہمیں علم ہوتا ہے، مثلاً اسٹرکنیا ہے اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے۔ تو کیسے اس سے بچتے اور ڈرتے ہیں۔ ایک محلہ میں طاعون ہو تو اس سے بھاگتے ہیں۔ اور وہاں قدم رکھنا آتشیں تنور میں گرنا سمجھتے ہیں۔ اب وہ بات کیا ہے جس نے دل میں خوف و ہراس پیدا کیا ہے۔ اور کسی صورت میں بھی دل اس طرف کا ارادہ نہیں کرتا۔ وہ یہی یقین ہے جو اس کی مہلک اور مضر تاثیرات پر ہو چکا ہے۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں ہم دے سکتے ہیں۔ اور یہ ہماری زندگی میں روزمرہ پیش آتی ہیں۔

اب یہ کہنا کہ گناہ سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے یا فلاں حیلہ ہے بالکل بیہودہ اور بے مطلب ہیں۔ کیونکہ جب تک الٰہی تجلیات کے رعب اور گناہ کی زہر اور اس کے خوفناک نتائج کا پورا علم نہ ہو۔ یعنی وہ علم جو یقین کامل تک پہنچ گیا ہو گناہ سے نجات نہیں ہو سکتی

یہ ایک خیالی اور ایک بالکل بے معنی بات ہے کہ کسی کا خون گناہ سے پاک کر سکتا ہے

خون یا خودکشی کو گناہ سے کیا تعلق؟ وہ گناہ کے زائل کرنے کا طریق نہیں بلکہ اس سے گناہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور تجربہ نے شہادت دی ہے کہ اس مسئلہ کو مان کر کہاں سے کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے۔ کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں۔ اور اس بات پر یقین کر لیں کہ ایک زبردست ہستی ہے۔ جو گناہوں سے نفرت کرتی ہے۔ اور گناہ کرنے والے کو سزا دینے پر قادر ہے۔

دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو۔ اور اس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہوا ہو۔ تو یہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرا لے۔ خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں۔ اور وہ کیسا ہی بدعادت کا مبتلا ہو مگر اس وقت اس کی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائے گی۔ اور اسے ہرگز جرأت نہ ہو سکے گی۔ اور اس طرح پر وہ اس چوری سے ضرور بچ جائے گا۔ اس طرح پر ہر قسم کے خطاکاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا پورا علم ہو جاتا ہے۔ جو ان کی شرارت پر سزا دینے کے لئے قادر ہے، تو وہ جذبات ان کے دب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے، اور اس کے سزا و جزا دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔ یہ نمونہ گناہ سے بچنے کے طریق کے متعلق خدا نے ہماری فطرت میں رکھ دیا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس اصول کو آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ کیا عجب۔ آپ کو فائدہ پہنچے اور چونکہ آپ سفر کرتے رہتے ہیں، اور مختلف آدمیوں سے ملنے کا آپ کو اتفاق ہوتا ہے۔ آپ ان سے اسے ذکر بھی کر سکتے ہیں۔ اور اگر یہ طریق جو میں پیش کرتا ہوں آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تو میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ جس قدر چاہیں جرح کریں یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے۔ اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں۔

ہر شخص جو دنیا میں آتا ہے اس کا فرض ہونا چاہئیے کہ دھوکے اور خطرے سے بچے۔ پس گناہ کے نیچے ایک خطرناک اور تمام خطروں اور دھوکوں سے بڑھ کر ایک دھوکا ہے میں آگاہ کرتا ہوں کہ اس سے بچنا چاہئیے۔ اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ کیونکر بچنا چاہئیے۔ اگرچہ اس سے پہلے ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ جو خدا کی ہستی کے متعلق ہے۔ مگر میں سر دست اس کو چھوڑتا ہوں۔ اور اس دوسرے مقصد کو لیتا ہوں جس کا اصل ادعا یہ ہے کہ ہر ایک آدمی بجائے خود نیک بننا چاہتا ہے۔ اور نیکی کو اچھا سمجھتا ہے ہم اختلافات اگر ہے تو طریق اور...

حیلوں میں سے جو نیکی کے اصول کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مگر مشترک طور پر نفس نیکی کو سب پسند کرتے اور چاہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا کون پسند کرتا ہے۔ جذبات نفسانی سے بچنے کو اچھا کہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود بدیوں کو بدی سمجھنے کے بھی ایک دنیا ان میں گرفتار ہے اور گناہ کے سیلاب میں بہتی ہوئی جا رہی ہے۔ بطور مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ عیسائیوں نے انسان کو گنہگار زندگی کو ہلاک کر کے نیکی اور پاکیزگی کی زندگی کے لئے یہ راہ بتائی ہے کہ مسیح ہمارے لئے مر گیا۔ اور ہمارے گناہوں کا بوجھ اس نے اٹھا لیا۔ اور اس کے خون سے ہم پاک ہو گئے۔ مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ کو بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ مسیح کے خون نے یورپ کی حالت پر کوئی نمایاں اثر اور تبدیلی پیدا نہیں کی بلکہ ان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر نظر کر کے سخت افسوس ہوتا ہے۔ ان کی زندگی مرتاضانہ زندگی نہیں ہے بلکہ ایک آزادی اور اباحت کی زندگی ہے۔ کتنے ہیں جو سرے سے خدا ہی کے منکر ہیں اور بہت ہیں جو خدا کو مان کر مسیح کے خون پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اپنی حالت میں گرے ہوئے ہیں۔ شراب کی وہ کثرت ہے جو کئی کئی میل تک شراب کی دکانیں چلی جاتی ہیں اور نامحرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے نہ دیکھنا تو کیا ان کے دوسرے اعضاء بھی نہ بچ سکے۔ میں عیسائیوں تک ہی اس گناہ کے سیلاب کو محدود نہیں کرتا۔ میں صاف کہتا ہوں اس وقت دنیا کی ساری قومیں اس زہر کو کھا رہی ہیں اور ہلاک ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں نے باوجودیکہ ان کے پاس ایک روشن کتاب تھی۔ اور اس میں کسی کے خون کے ذریعہ ان کو گناہ سے پاک کرنے کا وعدہ دے کر آزاد نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بھی خطرناک طور پر اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ہندوؤں کو دیکھو ان میں بھی یہی بلا موجود ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض قوموں نے جیسے آریہ ہیں نیوگ جیسے مسئلہ کو اپنے ایمانیات اور عقائد میں داخل کر لیا۔ ایک مرد جبکہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تو وہ اپنی بیوی کو دوسرے سے اولاد پیدا کرنے کی اجازت دے دے۔

میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے

غرض اس قسم کی ناپاک زندگی جو حقیقت میں گناہ کی جڑ ہے وہ عام ہو رہی ہے۔ اور وہ پاکیزہ زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتلا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرے گا۔ اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے۔ ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے۔ کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں۔ اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔

اب اس میں صریح فرق ہے مگر یہ فرق تب ہی نظر آ سکتا ہے۔ جب آنکھ صاف ہو۔ ایسی صاف آنکھ کے عطا ہونے پر انسان بنی نوع کے حقوق اور خدا کے حقوق میں تمیز کر کے انہیں محفوظ کر لیتا ہے۔ اور یہ وہی آنکھ ہے جس کو خدا دیکھنے کی آنکھ کہتے ہیں۔ اس آنکھ کے ملنے پر وہ پاک زندگی شروع ہوتی ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کا یہ ذریعہ تو کسی حالت میں درست نہیں ہو سکتا کہ کسی دوسرے کو سزا ملے۔ اور ہمارے گناہ معاف ہو جائیں۔ زید کو پھانسی ملے اور بکر بچ جاوے۔ کیونکہ اس کے ابطال پر یہی دلیل کافی ہے کہ خارجی امور میں ہم اس کی کوئی نظیر نہیں پاتے۔ اور اس طریق سے بچ نہیں سکتے بلکہ دلیر ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کتا ہے یہ بھیڑیا نہیں ہے۔ اصل میں اگر یہ بھیڑیا ہو اور ہم اس کو کتا سمجھیں۔ تو کبھی ممکن ہی نہیں کہ اس سے ڈریں اور وہ خوف کریں۔ جو ایک خونخوار بھیڑیئے سے کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمیں علم نہیں ہے کہ وہ بھیڑیا ہے۔ ہمارے علم میں وہ ایک کتا ہے۔ لیکن اگر یہ علم ہو کہ یہ بھیڑیا ہے تو اس سے دور بھاگیں گے اور اس سے بچنے کے لئے اچھی خاصی تدبیری کرینگے لیکن اگر یہ علم اور بھی وسیع ہو جاوے۔ کہ یہ شیر ہے۔ تو بہت بڑا خطرہ پیدا ہوگا۔ اور اس سے بچنے کے لئے اور بھی بڑھ کر تیاری کرینگے۔ غرض جمیع قویٰ پر ہیبت اور تاثیر کے علم سے ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ پس اب یہ کیسی صاف صداقت ہے۔ جس کو ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ پھر گناہوں سے بچنے کے واسطے کیا راہ ہو سکتی ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں اور ایسی صداقت پر قائم کیا گیا ہوں اور یہی حق ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت تام نہ ہو۔ اور اس کی قوتوں اور طاقتوں کی ایک شمشیر برہنہ نظر نہ آجاوے انسان بدی سے بچ نہیں سکتا۔ بدی ایک ایسا ملکہ ہے جو انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور دل بے اختیار ہو کر قابو سے نکل جاتا ہے۔ خواہ کوئی یہ کہے کہ شیطان حملہ کرتا ہے۔ خواہ کسی اور طرز پر اس کو بیان کیا جاوے۔ یہ ماننا پڑے گا کہ آجکل بدی کا زور ہے اور شیطان اپنی حکومت اور سلطنت کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ بدکاری اور بے حیائی کے دریا کا بند ٹوٹ پڑا ہے۔ اور وہ اطراف میں طوفانی رنگ میں جوش زن ہے پس کس قدر ضروری ہے کہ اس تو لے جو ہر مصیبت اور مشکل کے وقت انسان کا دستگیر ہوتا ہے اس وقت اسے ہر بلا سے نجات دے۔ چنانچہ اس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ دنیا نے اس سیلاب سے بچنے کے واسطے مختلف حیلے نکالے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے عیسائیوں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ پھر اس کا علاج وہی ہے۔ جو خدا نے انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ مفید اور نفع رساں چیزوں کی طرف رغبت کرتا ہے۔ اور مضر اور نقصان رساں چیزوں سے دور بھاگتا ہے اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ دیکھو سونے اور چاندی کو اپنے لئے مفید سمجھتا ہے تو اس کی طرف کیسی رغبت کرتا ہے اور کن کن محنتوں اور مشکلات سے اسے بہم پہنچاتا ہے۔ اور پھر کن حفاظتوں سے اسے رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سونے اور چاندی کو تو پھینک دے اور اس کے بجائے مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے اٹھا کر اسے اپنے صندوقوں میں بند کر کے ان کی حفاظت کرنے لگے تو کیا ڈاکٹر اس کی دیوانگی کا فتویٰ نہ دیں گے۔ ضرور دینگے۔ اسی طرح پر جب یہ محسوس ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی کو پیار کرتا ہے۔ اور نیکیوں کو عزیز رکھتا ہے تو ہم دیوانہ وار نیکیوں کی طرف دوڑیں گے۔ اور گناہ کی زندگی سے دور بھاگیں گے۔ یہی ایک اصول ہے۔ جو نیکی کی قوت کو طاقت بخشتا اور نیکی کے قویٰ کو تحریک دیتا ہے۔ اور بدی کی قوتوں کو ہلاک کرتا اور شیطان کی ذریت کو شکست دیتا ہے۔

جب واقعی طور پر اس آفتاب کی طرح جو اس وقت دنیا پر چمکتا ہے۔ خدا پر بھی یقین حاصل ہو جاوے اور ہم خدا کو گویا دیکھ لیں تو یقیناً ہماری سفلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور اس کے بجائے ایک آسمانی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے انبیاء علیہم السلام اور دوسرے راستبازوں کی زندگی تھی۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں۔ اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لئے دور رہتے ہیں۔ کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بعد اور حرمان کا موجب ہیں ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا۔ اور انہیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جس کے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔ انہیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے جو لوگ اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں سے جن کا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دور ہو جاتے ہیں اور شیطان سے قریب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے۔ نہ ان کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثرات۔

میں خارق عادت امور کا مشاہدہ کرا سکتا ہوں

ایک عیسائی سے اگر پوچھا جاوے کہ تو جو دعوے کرتا ہے کہ مسیح کے خون سے میرے گناہ پاک ہو گئے تیرے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔ وہ کونسے فوق العادت امور تجھ میں پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ایک غیر معمولی خدا ترسی اور نیکوکاری کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔ تو وہ کچھ جواب نہ دے سکے گا۔ برخلاف اسکے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں انکو ان خارق عادت امور کا زبردست ثبوت دے سکتا ہوں اور اگر کوئی طالب صادق ہو اور اس میں شتاب کاری اور بدظنی کی قوت بڑھی ہوئی نہ ہو تو میں اسے مشاہدہ کرا سکتا ہوں۔

بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کے دلائل نہ بھی ملیں تو انکی تاثیرات بجائے خود انسان کو قائل کر دیتی ہیں۔ اور وہی تاثیرات دلائل کے قائمقام ہو جاتی ہیں۔ کفارہ کے حق ہونے کے اگر دلائل عیسائیوں کے پاس نہیں ہیں جیسا کہ وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک راز ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ وہ ان تاثیرات کو ہی پیش کریں جو کفارہ کے اعتقاد نے پیدا کی ہیں۔ یورپ کی اباحتی زندگی خود ان تاثیرات کا نمونہ دکھا رہی ہے اس سے بڑھ کر وہ کیا پیش کرینگے اور یہ ایک عقلمند کے سمجھنے کے واسطے کافی ہے کہ کیا اثر ہوا۔

ایک اور بات ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے جس پر غور نہ کرنے کی وجہ سے بعض آدمیوں کو بڑے بڑے دھوکے لگے ہیں اور وہ جادۂ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی ایک قسم نہیں ہے۔

جیسے بوٹیاں ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اور جمادات میں مختلف قسمیں پائی جاتی ہیں۔ کوئی چاندی کی کان ہے کوئی سونے کی کوئی پیتل اور لوہے کی۔ اسی طرح پر انسانی فطرتیں مختلف قسم کی ہیں۔ بعض انسان اس قسم کی فطرت رکھتے ہیں کہ وہ ایک گناہ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور بعض کسی اور قسم کے گناہ سے۔ مثلاً ایک آدمی ہے وہ چوری تو کبھی نہیں کرتا۔ لیکن زناکاری اور اور قسم کی بے حیائی اور بے باکی کرتا ہے۔ یا ایک زنا سے تو بچتا ہے لیکن کسی کا مال مار لینے یا خون کر دینے کو گناہ ہی نہیں سمجھتا۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ ایسی بیہودہ بات اور افعال کا مرتکب ہوتا ہے۔ غرض ہر ایک آدمی کو جو دیکھتے ہیں تو اسے کسی نہ کسی قسم کے گناہ میں مبتلا پاتے ہیں اور بعض حصوں میں اور بعض قسم کے گناہوں میں بالکل معصوم ہوتے ہیں۔ پس جس قدر افراد انسانوں کے پائے جاتے ہیں۔ ان کی بابت ہم کبھی بھی قطعی اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ سب کے سب ایک ہی قسم کے گناہ کرتے ہیں نہیں بلکہ کوئی کسی میں مبتلا ہے کوئی دوسرے میں گرفتار ہے۔ کسی قوم کی بابت وہ کیسی مہذب ہو یا مشرق میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ بالکل گناہ سے بچی ہوئی ہے۔ صرف اس قدر تو مانیں گے کہ فلاں گناہ وہ نہیں کرتی۔ مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بالکل نہیں کرتی۔ یہ فطرت اور یہ قوت کہ بالکل گناہ سے بیزاری اور نفرت پیدا ہو جاوے سچی تبدیلی کے بغیر کسی کو مل نہیں سکتی۔ اور اسی تبدیلی کا پیدا کرنا ہمارا کام ہے۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی دس شرائط

(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے عزیز تر سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا

"ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبیؐ کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبیؐ کے ذریعہ ہمیں میسّر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں۔ جب تک ہم اسکے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵-۱۱۶)

تم کیا جانو ان باتوں کو

ہم سجدوں میں سر رکھتے ہیں اٹھ کر روتے ہیں راتوں کو
اے اربابِ بزمِ عشرت! تم کیا جانو ان باتوں کو

کیا لذّت جاں دینے میں ہے کتنی راحت مٹنے میں ہے
عشق کے ماروں سے یہ پوچھو تم کیا جانو ان باتوں کو

"اُس کو اب اکسیر کرو جو راہِ فنا میں خاک ہوا ہے"
یہ سندیسہ دیتا ہے اک راہ نشیں آتے جاتوں کو

دانشمندو! کیا انساں کی رُوح سے غافل ہو سکتا ہے
جس کا ہاتھ نمو دیتا ہے گُل بوٹوں ڈالوں پاتوں کو

آہوں کے طوفانوں میں ہیں رِم جھم اشکوں کی برساتیں
پیارے بیٹھ برس جانے دے ان طوفانی برساتوں کو

پیار کا سودا کر بیٹھے ہیں تو سُود و زیاں کا کھٹکا کیا ہے
تج بیٹھے تیرے دیوانے سب جیتوں ساری ماتوں کو

اپنے راگ کی آگ میں جل کر کب سے بُلبُل راکھ ہوئی ہے
اُلٹ پلٹ کر تم کیا دیکھ رہے ہو ان پھولوں پاتوں کو

شہر ہے اپنے پیارے کا اور درد و داغ کی ہیں سوغاتیں
کچھ دیوانے لے جاتے ہیں دیس بدیس ان سوغاتوں کو

درد میں دولت راحت کی ہے دُکھ میں نہاں پیار ہے اس کا
تم کیا جانو ان بھیدوں کو تم کیا سمجھو ان باتوں کو

کبھی کبھار فقیروں نے بھی ساتھ دیا ہے سلطانوں کا
کبھی کبھار ملا ہے سوزِ محبّت بھی خوش اوقاتوں کو

سعید احمد اعجاز

صدقہ و خیرات اللہ تعالےٰ کے غضب سے بچاتے ہیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

احمدیت اس مذہبی تحریک کا نام ہے جس کی بُنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک باقاعدہ جماعت کی صورت میں ۱۸۸۹ء مطابق ۱۳۰۶ھ میں خدا کے حکم سے رکھی۔ یہ خدائی حکم اپنی نوعیت میں ایسا ہی تھا جیسا کہ آج سے ساڑھے انیس سو سال قبل موسوی سلسلہ میں حضرت مسیح ناصری کے ذریعہ نازل ہوا تھا۔ مگر جیسا کہ حقیقی مسیحیت کوئی نیا مذہب نہیں تھی بلکہ صرف موسویت کی تجدید کا دوسرا نام تھی اسی طرح احمدیت بھی کسی نئے مذہب کا نام نہیں ہے اور نہ ہی بانئے سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ احمدیت کی غرض و غایت تجدید اسلام اور خدمت اسلام تک محدود ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح اور اسلام کی خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ اور اسلام کی خدمت کے مفہوم میں اسلام کے چہرہ کو گرد و غبار سے صاف کرنا۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کرنا۔ اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابل پر غالب کرنا۔ اور اسلام میں ہو کر دُنیا کے غلط عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا شامل ہے۔ چنانچہ آپ کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا کام چھ حصوں میں منقسم تھا:۔

اوّل

خالق ہستی کے متعلق مخلوق میں زندہ ایمان اور حقیقی عرفان پیدا کرنا اور خدا اور انسان کے درمیان اس تعلق کو جوڑ دینا جو انسان کی پیدائش کی اصلی غرض و غایت اور اسلام کا اوّلین مقصد ہے۔

دوم

مخصوص طور پر مسلمانوں کی اعتقادی اور عملی اصلاح کا انتظام کرنا یعنی مرورِ زمانہ کی وجہ سے جو اعتقادی اور عملی غلطیاں مسلمانوں کے اندر پیدا ہو چکی تھیں انہیں خدائی منشاء کے ماتحت دُور کرنا۔

سوم

موجودہ زمانہ کی وسیع ضروریات کے پیش نظر قرآن شریف کے مخفی خزانوں کو باہر نکال کر ان کی اشاعت کا انتظام کرنا۔ اس ضمن میں یہ بات قابل نوٹ ہے کہ بانئے سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا جس نے اسلامی علوم کیا ایک بالکل نیا دروازہ کھول دیا کہ گو قرآن شریف کے نزول کے ساتھ شریعت اپنی تکمیل کو پہنچ چکی ہے اور اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں مگر جس طرح اس مادی عالم میں سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نئے نئے خزانے نکلتے رہتے ہیں اسی طرح قرآن شریف سے بھی جو گویا ایک روحانی عالم ہے۔ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نئے نئے خزانے نکلتے رہیں گے۔ اور اس طرح تکمیل شریعت کے باوجود دین کے علمی حصہ میں نمو اور ترقی کا سلسلہ جاری رہے گا۔

چہارم

دُنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابل پر اسلام کو غالب کر دکھانا۔ یعنی اسلام کے سوا دُنیا میں جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں یا جو جو خیالات اسلام کے خلاف دُنیا میں قائم ہیں انہیں غلط ثابت کر کے ان کے مقابل پر اسلام کو سچا ثابت کرنا اور خصوصیت کے ساتھ صلیبی مذہب کے زور کو توڑنا جو اس زمانہ میں مادیت اور دہریت کے اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

پنجم

اقوام عالم کو اس ایمان پر جمع کرنا کہ جو خبر آخری زمانہ کے متعلق مختلف مذاہب میں ایک زبردست روحانی مصلح کی آمد کے بارے میں دی گئی تھی جس کے ذریعہ ہر قوم کو اس کی گری ہوئی حالت کے بعد پھر اٹھنے کی امید دلائی گئی تھی مگر بے غلطی سے مختلف قوموں میں علیحدہ علیحدہ مصلحوں کی آمد سمجھ لیا گیا تھا وہ اسلام میں ہو کر بانئے احمدیت کے وجود میں پوری ہوئی ہے۔ اس لئے سب قوموں کے موعود مصلح آپ ہی ہیں اور آپ کو سب نبیوں کا بروز بنا کر مبعوث کیا گیا ہے چنانچہ آپ کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مسلمانوں کے لئے مہدی ہوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح ہوں اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ وغیر ذالک

ششم

دُنیا میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے ماتحت ایک ایسے جدید نظام کو قائم کرنا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لحاظ سے بہترین بنیاد پر قائم ہو تاکہ یہ نظام آہستہ آہستہ وسیع ہو کر ساری دُنیا پر چھا جاوے۔ یعنی ایک ایسی جماعت قائم کرنا جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے متعلق زندہ ایمان اور حقیقی عرفان پر قائم ہو اور دوسری طرف وہ افراد اور اقوام کے باہمی تعلقات کا بھی بہترین نمونہ ہو۔ اور یہ جماعت اسلام کی طرح بین الاقوام بنیاد پر قائم ہو کر آہستہ آہستہ دُنیا کی ساری جماعتوں اور سارے نظاموں پر غالب آجائے مگر بایں ہمہ مختلف قوموں کے لئے ان کی اپنی اپنی مخصوص تہذیب میں بھی جہاں تک کہ وہ وسیع اسلامی تعلیم و تمدن کے ساتھ نہیں ٹکراتی نمو اور ترقی کا راستہ کھلا رہے۔

یہ وہ چھ اہم مقاصد تھے جو بانئے سلسلہ احمدیہ نے اپنی بعثت کی غرض و غایت کے متعلق بیان کئے ہیں۔ اور احمدیت کی ساری تاریخ انہی چھ نکتوں کے اردگرد گھومتی ہے۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲، ۳، ۴)

نصرت جہاں میڈل

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بچیوں میں قرآن مجید کی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے گزشتہ سال فیصلہ فرمایا تھا کہ نصرت گرلز ہائی سکول میں نظارت تعلیم کے امتحان دینیات میں اوّل آنے والی طالبہ کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بطور انعام ایک گولڈ میڈل دیا جایا کرے گا۔ جس کا نام

نصرت جہاں میڈل

رکھا گیا ہے۔

سال رواں کے امتحان میں جو نظارت نے دسمبر ۴۸ہش (۶۹ء) میں لیا گیا تھا عزیزہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ بنت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ۹۵ نمبر حاصل کر کے اس میڈل کی حق دار قرار دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے

(ناظر تعلیم)

ولادت

میرے ماموں عبدالسلام صاحب طاہر کو ۲۶ فروری کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی عبدالرحیم صاحب درویش قادیان کی پوتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کو خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(لئیق احمد خورشید۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری خالہ جان امۃ الباری صاحبہ ایم اے اہلیہ ناصر احمد صاحب قریشی کی چھوٹی بچی امۃ الصبوح عمر ایک سال جلسہ سالانہ کے ایام میں گردن توڑ بخار کی وجہ سے سخت بیمار ہو گئی تھی۔ بخار سے تو بچی کو آرام آگیا تھا لیکن بیماری کا اثر کانوں پر ہو گیا ہے وہ سن نہیں سکتی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور دیگر تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (لئیق احمد خورشید)

ہالینڈ میں عید الاضحٰی کی تقریب سعید

(مرسلہ مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل انچارج مشن ہالینڈ)

ہالینڈ میں عید الاضحٰی مورخہ ۷۰-۲-۱۷ بروز منگل پوری شان وشوکت کے ساتھ پُروقار طور پر منائی گئی۔ عید کا دعوت نامہ تیار کر کے احبابِ جماعت وغیرہم کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ اس سال موسم نہایت سرد چلا آرہا تھا۔ چنانچہ عید کے روز بھی خوب برفباری ہوئی۔ ایک تو یہ دن ہالینڈ میں رخصت کا نہ تھا دوسرے موسم سخت خنک تھا۔ خیال آ رہا تھا کہ لوگ عید کے لئے کثرت سے نہیں آ سکیں گے چنانچہ کئی احباب کی طرف سے خطوط بھی موصول ہوئے اور بعض نے ٹیلی فون پر اطلاع دی کہ سخت برفباری کی وجہ سے سڑک موٹر کے لئے خطرناک ہے اس لئے ہمارا آنا بہت مشکل ہے۔

بعض لوگوں نے گاڑی کے ذریعہ سفر اختیار کیا۔ لیکن گاڑی کی بھی یہ حالت تھی کہ دروازے کھلے تھے تو بند نہ ہوتے تھے اور اگر بند تھے تو برف کے جم جانے کی وجہ سے کھلنے مشکل ہو رہے تھے تاہم اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور احباب کی دعائیں رنگ لائیں لوگ دور دور سے آئے اور کثرت سے آئے۔

سردی کی وجہ سے مسجد میں رات ہی سے ہیٹنگ کر دی گئی تھی تا صبح سویرے آنے والوں کو اندر بٹھایا جا سکے۔ چنانچہ نمازِ فجر سے قبل ہی لوگ آنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے نمازِ فجر پڑھائی اور مسجد تکبیرات سے گونج اٹھی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

اب آہستہ آہستہ مسجد ہمارے ترک مسلمانوں سے بھر گئی ادھر پریس کے نمائندے اور ریڈیو ہالینڈ کے ملازمین اپنی موٹر لے کر پہنچ گئے اور مسجد میں خطبہ ریکارڈ کرنے کا اپنا سازوسامان نصب کر لیا۔

لاؤڈسپیکر کا انتظام:- جماعت کے ممبران نے اس عید پر مسجد میں لاؤڈسپیکر کے انتظام کے لئے اپنے طور پر چندہ اکٹھا کر کے اپنا لاؤڈسپیکر خرید لیا تھا چنانچہ انٹرنس ہال، مسجد کے میٹنگ ہال اور اوپر کی منزل کے میٹنگ روم میں جہاں عورتوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا لاؤڈسپیکر لگا دیئے گئے جو انشاء اللہ العزیز اب مستقل طور پر مسجد میں کام کرتے رہیں گے۔ یہ کام برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب جمن بخش کے سپرد کیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دوڑ دھوپ کر کے عید سے پہلے پہلے لاؤڈسپیکر کا انتظام کروا دیا۔ جن جن احباب نے اِس کارِ خیر میں حصّہ لیا وہ سب ہی اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب کے مستحق ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ریڈیو ہالینڈ اور جملہ اخبارات کے مراکز میں بھی عید الاضحٰی کے بارہ میں ایک چھوٹا سا مضمون سٹنسل کر کے بھجوایا گیا نیز انہیں عید کے موقع پر آنے اور ہماری دعوتِ چائے میں شرکت کا دعوت نامہ بھی ارسال کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں عید سے قبل ہی ایک مختصر خبر اخبارات میں شائع ہوئی اور ریڈیو ہالینڈ والوں نے ٹیلیفون پر اپنے نمائندوں کے آنے کی خبر دی۔ نمازِ فجر کے بعد مسجد لوگوں سے بھر گئی۔ بہت سے غیرمسلم احباب بھی عید مبارک کہنے کے لئے تشریف لائے۔ چنانچہ مقررہ وقت پر خاکسار نے نمازِ عید پڑھائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغامِ تہنیت:- اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و محبت احبابِ جماعت کو بذریعہ تار پیغامِ تہنیت ارسال فرمایا تھا۔ خاکسار نے حاضرین کو تار کا اصل متن اور اس کا ڈچ ترجمہ سُنایا۔ احباب جماعت کی مسرت عید حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پُرشفقت پیغام سے دوبالا ہوگئی۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا:-

"جملہ حاضرین اور احباب جماعت کو عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ سب لوگ عید الاضحیہ کی حقیقت کو سمجھ سکیں اور ان جملہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق پا سکیں جو یہ عید ہم پر عائد کرتی ہے

خلیفۃ المسیح الثالث"

محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بالقابہ کا خطبہ عید:- محترم چوہدری صاحب ہالینڈ میں ہی تشریف رکھتے تھے: خاکسار کی درخواست پر آپ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے اس عظیم الشان تاریخی واقعہ پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اس واقعہ کے مختلف اہم پہلوؤں پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ واقعہ ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دراصل اللہ تعالیٰ کا منشاء اس واقعہ سے یہ ہے کہ ہم سب کو چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر گھڑی اور ہر آن مستعد اور تیار رہیں۔ بیت اللہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا نور جلوہ گر ہوا۔ اگر ہم اس سے اپنے تعلق اور وابستگی کو مضبوط رکھیں گے تو اس کے ذریعہ سے ہمارا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے اور مضبوط ہو گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے قرآن کریم سے لگاؤ اور پیار بڑھے گا۔ اور اس طرح پر لوگوں کو صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق ملے گی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق پیدا ہوتا چلا جائے گا اور اس کی راہ میں لگن پیدا ہو جائے گی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ایک حاجی کا مقصد خانہ کعبہ میں جا کر اپنے محبوب کے گھر کا طواف کرنا ہوتا ہے اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک سچّا عاشق اپنے محبوب کے گھر کا طواف کرتا ہے اور اس سے تعلق اور وصال کی خواہش کرتا ہے۔ پس حج بیت اللہ کا موقع بھی ایسا ہی ہے کہ حج کرنے والا خدا تعالیٰ سے تعلق اور وصال کا خواستگار ہوتا ہوا اس محبوب جگہ کا طواف کرتا ہے۔

محترم جناب چوہدری صاحب موصوف کا یہ خطبہ انگریزی زبان میں تھا چنانچہ خاکسار نے بعد میں اس کا خلاصہ ڈچ زبان میں حاضرین کی خدمت میں پیش کیا۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کے ایمان افروز خیالات سے احبابِ جماعت اور دیگر حاضرین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دعوت:- نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد جملہ حاضر احباب کی خدمت میں دعوتِ چائے دی گئی۔ چنانچہ اس موقع پر عید مبارک کہنے کے لئے مختلف رنگ و نسل کے مسلم اور غیرمسلم احباب حاضر تھے۔ یونائیٹڈ نیشن کی طرف سے ہالینڈ میں مقررکردہ ترک افسر۔ انڈونیشین ٹیچر۔ پاکستانی سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری۔ ایک پاکستانی انجینئر اور دیگر معزز احباب بھی حاضر ہوئے۔ ڈچ لوگوں کے علاوہ انڈونیشیا۔ سورینام۔ مصر۔ ترکی۔ مراکش۔ افریقہ۔ انڈیا۔ ملیشیا۔ جرمنی وغیرہ ممالک کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ الحمدللہ۔

کھانا:- احباب جماعت و دیگر احباب جو دور دور کے شہروں سے عید پر آئے تھے کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ قریباً ۴۵ احباب نے شرکت کی۔ ایک مسلم سفارت خانہ کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔ بعض احباب نے شام کے کھانا میں بھی شرکت کی۔ کھانے کی تیاری کا جملہ انتظام لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے کیا۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔

ریڈیو ہالینڈ اور اخبارات میں تذکرہ:- اس موقع پر ریڈیو ہالینڈ والوں نے پورا خطبہ عید ریکارڈ کیا اور اسے ریڈیو ہالینڈ سے نشر کیا۔ اسی طرح ہیگ کے دو اہم اخبارات کے نمائندگان نے آ کر خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اور اسے اپنے اخبارات میں شائع کیا۔

درخواستِ دعا:- احباب جماعت ہالینڈ مشن کی ترقی اور مزید کامیابیوں کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت بخشے اور بہتر نتائج پیدا فرماوے۔ آمین۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار
الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے قرآن مجید کی حقیقی شان کا اظہار

از مکرم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم راولپنڈی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی قوتِ استدلال کے اعجاز کا اظہار فرمایا اور اسے ایسے طریق پر پیش کیا کہ دنیا کے مذاہب میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ یہ ۱۸۷۶-۷۷ء کا زمانہ تھا جبکہ آپ نے ہندوستان کے جدید مذہب آریہ کے مقابلہ کے لئے قلم اٹھایا۔ آپ نے اپنے حریف کے سامنے قرآن مجید کی صداقت کو اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ جس سے قرآن مجید کی عظمت کا اظہار ہوا اور بالمقابل حاملین وید (اپنی کتاب) کے عجز کو عملاً تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس دعوے کا خلاصہ یہ تھا کہ جو دعویٰ کیا جائے وہ اپنی ہی مذہبی کتاب سے کیا جائے اور اس کے دلائل بھی اسی کتاب سے دئے جائیں (جنگ مقدس اور براہین ملاحظہ ہو)

یہ ایک ایسا حربہ تھا اور رہے گا کہ کسی کو اس مقابلہ میں آنے کی ہمت نہیں پڑی۔ یہ قرآن مجید کی اعجازی قوت استدلال تھی۔ جس کے مقابل تمام مذاہب دم بخود رہ گئے۔

۲۔ اسی سلسلہ میں آپ نے منکرین اسلام کے حملوں کے جواب اور دفاع کے لئے قرآن مجید ہی کو ہاتھ میں لیا۔ قرآن مجید کی جس آیت یا مقام پر مخالفین نے اعتراض کیا۔ قرآن مجید ہی سے آپ نے اس کا ایسا دندان شکن اور مسکت جواب پیش کیا کہ معترض کو آگے بڑھنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ آپ نے ایسے معترضین کے جوابات ایسی حقیقت سے دئے کہ جو آپ سے پہلے مخفی تھی آپ نے فرمایا جس مقام پر کسی نے حملہ کیا ہے قرآن مجید کے اسی مقام پر حقائق و معارف کا خزانہ ہے (ملاحظہ ہو اربعین وغیرہ) پادری عماد الدین نے "زین الاقوال" نام کتاب لکھ کر قرآن مجید پر حملے کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں کتاب "نور الحق" تحریر فرمائی۔ اور اس میں قرآن مجید کے جن معارف و حقائق کا انکشاف فرمایا وہ ایک دولتِ گرانمایہ ہے۔

اس قسم کی ایک دو نہیں بہت سی مثالیں آپ کی تصانیف میں ملتی ہیں۔ اور پھر آپ نے مختلف مذاہب کے عقائد باطلہ کی تردید قرآن مجید ہی سے کر کے دکھلائی ہے اور قرآن مجید کی آیات سے ایسا واضح استدلال فرمایا ہے کہ ایک موٹی عقل کا آدمی بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ان تمام عقائد کی معقولیت اور حقیقت بھی قرآن کریم ہی سے واضح فرمائی جو اسلام پیش کرتا ہے اور کسی ایک مسئلہ کو بھی تشنۂ بحث نہیں رہنے دیا ہے۔

قرآن مجید کے متعلق خود مسلمانوں میں جو غلط خیالات پیدا ہو کر عقیدہ کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ آپ نے بصیرت افروز رنگ میں ان غلط عقائد کو قرآن مجید کی تعلیم پیش کر کے دور فرمایا تھا۔ مثلاً آپ نے ثابت فرمایا کہ

اوّل: قرآن مجید حدیث پر قاضی ہے

مسلمانوں کے ایک گروہ میں یہ ایک غلط خیال پیدا ہو گیا تھا کہ معاذ اللہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اور وہ قرآن مجید کو اپنی تفسیر توضیح کے لئے حدیث کا محتاج سمجھتے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوری قوت اور جرأت کے ساتھ اس غلط عقیدہ کا بطلان ثابت کیا۔ اس کے لئے آپ نے قرآن مجید ہی کی آیات سے یہ ثابت کر دیا کہ قرآن مجید ہی ایک ایسا معیار اور محک ہے کہ ہر صداقت اور ہر تعلیم جب اسکے دربار سے ثابت نہ ہو۔ صداقت نہیں ٹھہر سکتی اور آپ نے اپنی ماموریت کا ایک یہ بھی ثبوت پیش کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن مجید کی اشاعت اور اسکے صحیح اور ٹھیک ٹھیک منشاء کے ظاہر کرنے کے لئے مامور کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"قرآن کریم ہر وجہ سے احادیث پر مقدم ہے اور حدیث کی صحت و عدم صحت پرکھنے کے لئے وہ محک ہے اور مجھ کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی اشاعت کے لئے مامور کیا ہے تا میں جو ٹھیک ٹھیک منشا قرآن کریم کا ہے۔ لوگوں پر ظاہر کروں اور اگر اس خدمت گذاری میں علماء وقت کا میرے پر اعتراض ہو اور مجھ کو فرقہ ضالہ اور نیچری کی طرف منسوب کریں تو میں اُن پر کچھ افسوس نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں وہ بصیرت عطا فرما دے جو مجھے عطا فرمائی ہے۔ نیچریوں کا اول دشمن میں ہی ہوں۔

(الحق لدھیانہ ص۲۸ ۱۸۹۱ء)

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو وہ اس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی حدیث پر اسکو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن مجید میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔"

(ریویو مباحثہ چکڑالوی ص۵۰۶)

دوم:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور تک تقریباً سب مسلمان یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ناسخ و منسوخ کی تعریف امام محمد بن حزمؒ نے یہ کی ہے "المعروف فی النسخ فی القرآن ابطال الحکم مع اثباته الخط فی الکتاب ان تکون الآیة الناسخة والمنسوخة ثابتین فی التلاوة الا ان المنسوخة لا یعمل بھا۔"

(ناسخ و منسوخ ص۱۱)

یعنی قرآن مجید میں منسوخ آیات کا مطلب یہ ہے کہ ایک آیت قرآن مجید میں لکھی جا چکی ہے مگر وہ قابل عمل نہیں ہے۔ صرف اس کی تلاوت ہی کرنی چاہیئے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم نہیں ہے۔ کیونکہ منسوخ ہونے کی وجہ سے اس کا حکم باطل ہو گیا۔ اس طرح امام ابن سلامہؒ اپنی کتاب "الناسخ والمنسوخ" کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں:-

"ما نسخ حکمه وبقی خطه"

یعنی منسوخ آیات وہ ہیں جن کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور وہ قابل عمل نہیں صرف ان کے حروف باقی ہیں۔ جو قرآن کریم میں دتبرک کے طور پر) تلاوت کے لئے رہنے دئے گئے ہیں۔

اس عقیدہ کے متعلق بعض مسلمانوں نے اس قدر غلو سے کام لیا کہ وہ سمجھنے لگے کہ جو شخص قرآن میں نسخ کا قائل نہ ہو وہ ملحد و بے دین ہے۔ چنانچہ ابن خزیمہ لکھتے ہیں کہ:- وقالت الملحدة لیس فی القرآن ناسخ ولا منسوخ وھولاء قوم واتفقوا الیھود جمیعا عن الحق صدوا وبما افکھم علی الله ردوا والکتاب ناطق بإثبات ما جحدوه (الموجز ص۲۶۱)

یعنی ملحد لوگ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہود کے مشابہ ہوتے اور تمام کے تمام حق سے روکنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے کی وجہ سے راندے گئے حالانکہ جس چیز کا وہ انکار کرتے ہیں۔ کتاب اس کا فیصلہ کر رہی ہے۔

نسخ قرآن کا یہ غلط اعتقاد قرآن مجید کی اعلیٰ شان پر بدنما دھبہ تھا اور اشاعت اسلام کے راستے میں خطرناک روک۔ مشہور بزرگ **شاہ ولی اللہ صاحب محدث** دہلوی تحریر کرتے ہیں کہ "عدد آیات منسوخہ بپانصد رسانیدہ اند" یعنی منسوخ آیات کی تعداد پانچسو تک بیان کی جاتی ہیں (الفوز الکبیر ص۱۸)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ہے (اتقان جلد دو ص۲۲)

شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ کے عقیدہ کی رو سے پانچ آیات منسوخ ہیں جو علی ما حررنا لا یتعین النسخ الا فی خمس آیات۔ (الفوز الکبیر ص۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے میں وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک شعشہ نہ منسوخ ہوا نہ ہوگا اور اسی بناء پر جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو قرآن مجید میں منسوخ آیات کی قائل نہیں ہے۔ ہمارے عقیدہ میں قرآن مجید نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ مگر قرآن مجید کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ یقیناً زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر اس شریعت کا کوئی حکم اور کوئی آیت ٹل نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(الف) "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہے اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۵۹)

(ب) نیز حضور فرماتے ہیں کہ "قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے۔ جس میں انسان کا ایک نقطہ یا شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں۔ وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۲۱۹)

(ج) "علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے۔ ..... لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔" (الحق لدھیانہ ص ۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں قرآن مجید کے متعلق یہ خیالات پائے جاتے تھے کہ :-

(۱) کوئی قرآن مجید کے مفہوم و منطوق سے واقف نہیں ہو سکتا۔

(۲) یہ محض تبرک کے طور پر رکھنے کے لئے ہے

(۳) قرآن مجید کی تفسیر و ترجمہ کرنا گناہ ہے۔

(۴) مسلمانوں نے مغربی علوم و فلسفہ و سائنس سے مرعوب ہو کر ان کے آگے ہتھیار ڈال دئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغربی علوم و فلسفہ کے شیدائیوں کو قرآن مجید کے آستانہ پر لا گرایا عیسائی پادریوں اور آریہ سماجیوں کی طرف سے اسلامی احکام مثلاً تعدد ازدواج (۲) پردہ (۳) طلاق (۴) جہاد (۵) بعث بعد الموت (۶) فرشتوں کا وجود (۷) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں (۸) آپ کے غزوات وغیرہ امور پر طرح طرح کے اعتراض بڑے زور شور سے کئے جاتے اور اسلام کو نہایت بھیانک شکل میں پیش کیا جاتا تھا۔ لیکن مسلمان بجائے اس کے کہ جرأت سے ان اعتراضات کے جواب دیتے ان کے متعلق عذر تراشیوں میں مبتلا ہو گئے۔ سر سید احمد خاں۔ سید امیر علی۔ مسٹر خدا بخش۔ مولوی چراغ علی اور مولانا شبلی نعمانی اہل علم مسلمانوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے ایک حد تک بیرونی حملوں کی مدافعت کی۔ لیکن وہ ملدافعت اس قدر کمزور تھی اور وہ مغرب کی زد کے سامنے اس طرح مرعوب ہو گئے کہ انہیں مجبور ہو کر اسلام کے بعض احکام کے متعلق یہ کہنا پڑا۔ کہ وہ اسی زمانے کے لوگوں کے لئے تھے۔ اب ناممکن العمل بن چکے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے احکام کی انہوں نے ایسی تشریح کی جو اسلام کی حقیقی روح کے بالکل منافی تھی۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

انہی حالات میں سر سید احمد خاں صاحب مرحوم الہام۔ وحی اور فرشتوں کے وجود کے منکر ہو گئے۔ اور قرآن مجید کے معجزات سے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ مسٹر ایچ اے والٹر اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں سر سید کے متعلق لکھتے ہیں :-

"وہ اس حد تک پہنچ چکے تھے۔ کہ غیر الہامی کتب کے لحاظ سے بائیبل کی ان کے نزدیک ایک ہی حیثیت تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ عیسائیوں نے بائیبل میں کوئی تحریف نہیں کی۔ اور ان کا تکیہ کلام یہ تھا۔ کہ صرف عقل ہی کافی راہنما ہے"

اسی طرح مولوی چراغ علی بھی اس خیال کے حامی تھے۔ کہ سیاسی اور تمدنی مسائل کے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ایسے نہیں کہ جن میں تبدیلی نہ کی جا سکے۔ آپ نے دنیا کو صرف روحانی اور اخلاقی اصلاح کے احکام دئے ہیں۔

(اسلام انڈیا مصنفہ ہیڈ رک کریمر)

اسی طرح سید امیر علی کے متعلق بھی جو سر سید احمد خاں کے مقلدین میں سے تھے۔ ایک انگریز مصنف لکھتا ہے۔

"سید امیر علی نے جرأت سے کہا ہے کہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔ راقم) کے دماغ کی پیداوار ہے اور آپ کے مذہبی شعور کی ترقی کے مختلف مدارج کا آئینہ دار"

(انڈین اسلام مصنفہ ڈاکٹر مرے ٹی ٹیٹس

و بحوالہ دی سپرٹ آف اسلام)

تعدد ازدواج کے متعلق سید امیر علی اپنی مشہور کتاب "دی سپرٹ آف اسلام" میں لکھتے ہیں:

"تعدد ازدواج موجودہ زمانے میں فحش کاری کے متعلق مترادف ہے اور اسلام کی روح کے منافی"

اسی طرح ایک اور اہل قلم سید احمد حسین صاحب قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"قرآن مجید ان احکام و ہدایات اور وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے جو حسب حالات گاہ بگاہ جاری کئے گئے ...... اور ہمیں چاہیئے کہ قرآن کی اس طرح طبعی رنگ میں تفسیر کریں جس طرح کسی اور کتاب یا کسی تاریخی دستاویز کی کی جاتی ہے"۔

یہ تھی اسلام کے بڑے بڑے حامیوں اور خیر خواہوں کی اپنی حالت۔ ایسے لوگوں نے مخالفین اسلام سے بھی بڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا۔ کیونکہ انہوں نے دوست بن کر دشمنی کی۔ اور مسلمان کہلا کر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب اور اپنے پیارے دین کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور نے مذکورہ بالا خیالات رکھنے والے علماء کو اور خصوصیت کے ساتھ سر سید احمد خاں مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کے آدیں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۵ حاشیہ)

نیز حضور فرماتے ہیں :-

"شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے (اسلام) اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۵ حاشیہ)

(باقی)

مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ریلوے انکوائری آفس لاہور

بواسیر کی عظیم دوا پائلز کیور کے متعلق

لکھتے ہیں "میں خونی بواسیر کا مریض تھا۔ یونانی اور ایلوپیتھک علاج کرایا مگر ان سے بالکل افاقہ نہ ہوا آپ سے PILES CURE کا کورس لیا اور صرف تین کیپسول سے ہی آرام آگیا۔ اب تقریباً ڈیڑھ سال ہونے کو آیا ہے مگر دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی" ملتی جلتی دواؤں سے بچنے کے لئے بواسیر کی اس عظیم دوا پائلز کیور کا نام یاد رکھیں۔ مکمل کورس ۱۰/- روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰ روپے

پیشکردہ:- کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور • ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ربوہ سے لاہور کیلئے وقت کی پابند عوام کی پسند عوامی سروس

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ربوہ سے لاہور	صبح ۶	۷	۹-۱۵	۱۰-۱۵	۱۱	۱۲-۴۵	۲-۱۵	۳-۴۵	۵-۴۵ شام
لاہور سے ربوہ	۵-۲۰	۷-۴	۱۱-۲۰	۱-۴۰	۲-۲۰	۳-۲۰	۳-۵۰	۶	۱۰ ایکسپریس شام

ہمیشہ عوامی ٹرانسپورٹ کی نئی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار سٹاف موجود ہے — مینیجر محمد علی ظفر ربوہ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر قاعدہ یسرنا القرآن احاطہ ایوان محمود سے ہی حاصل کریں۔ مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

تریاقِ سلیمانی

ہیضہ، تبخیر معدہ، بدہضمی اسہال اور قے کا

فوری علاج

قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

جے ایف کمبائن ہارویسٹر

JF

ماڈل ایم۔ایس ۱۵۰/۷۰ (ٹریکٹر کے پہلو میں لگنے والا)

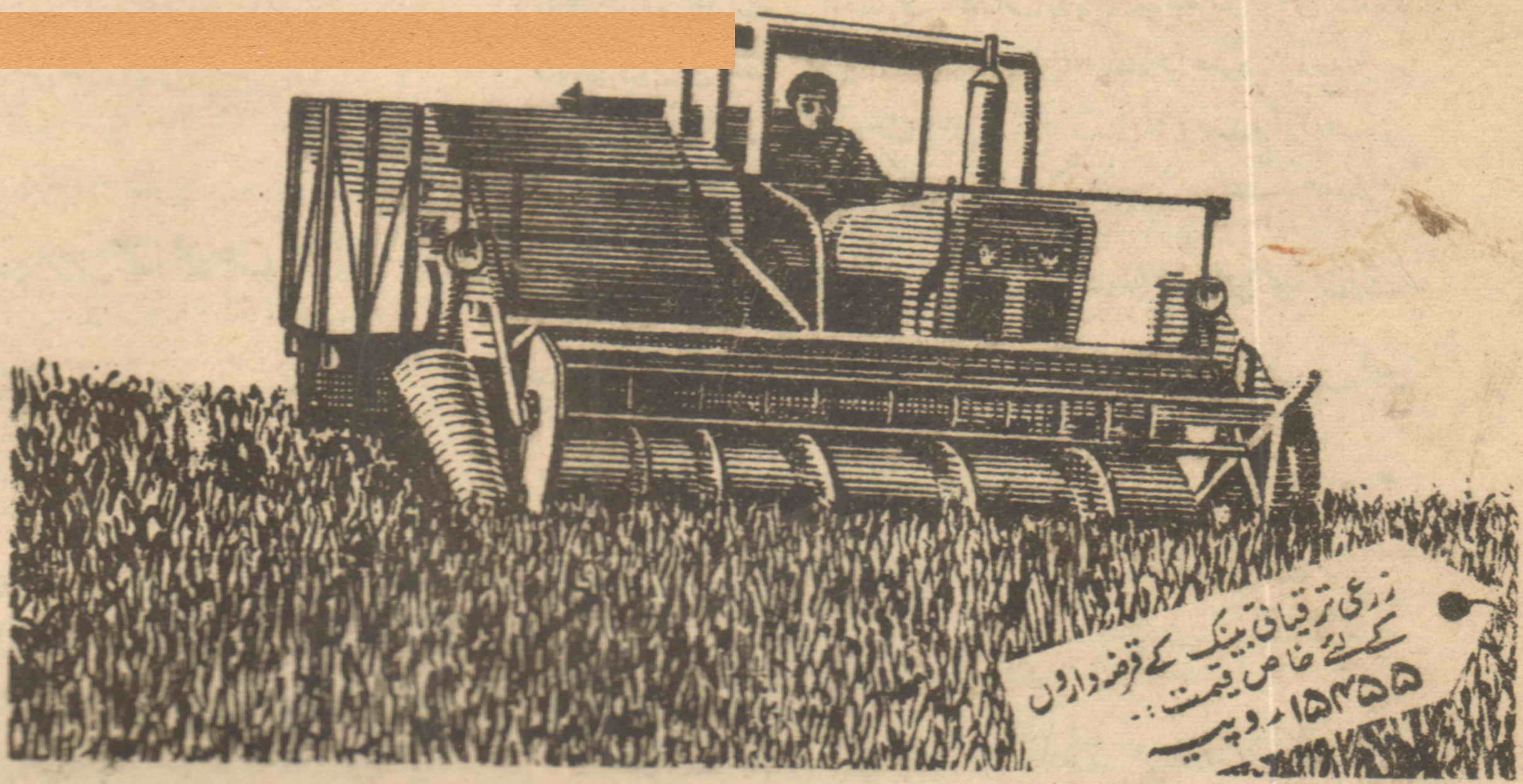

سب سے کم قیمت اور بہترین کارکردگی

جے ایف کمبائن ہارویسٹر پاکستان میں گزشتہ کئی سال سے گندم کی کٹائی کے دوران بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر چکی ہے۔

یہ کمبائن کم قیمت، اعلیٰ ترین کارکردگی اور تیزی سے صاف کٹائی کرنے کی اہلیت کی وجہ سے زمینداروں کے لئے انتہائی منافع بخش ثابت ہوئی ہے۔

شمالی یورپ میں کمبائن بنانے والی سب سے بڑی فیکٹری میں بنی ہوئی مشہور عالم جے ایف کمبائن ہارویسٹر پاور ٹیک آف والے ہر ٹریکٹر کے پہلو میں لگا کر استعمال کی جا سکتی ہے۔ خودکار کمبائن کی طرح کام کرکے ایم۔ایس۔۷۰ کمبائن ہارویسٹر فی گھنٹہ ڈیڑھ ایکڑ تک کٹائی کر سکتی ہے۔

- ★ فصل کاٹنے والے پلیٹ فارم کی چوڑائی ۵ فٹ ہے
- ★ اگرچہ خودکار کمبائن کی طرح کام کرتی ہے لیکن قیمت ہر کمبائن سے کم ہے۔
- ★ گری ہوئی فصلوں کے لئے خاص "پک اپ ریل" مہیا کی گئی ہے۔
- ★ پاور ٹیک آف والے ہر ٹریکٹر کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہے۔
- ★ کمبائن اور ٹریکٹر مل کر ایک یونٹ بن جاتے ہیں اس طرح نہ صرف چلانے میں آسانی ہوتی ہے بلکہ کمبائن کے کٹائی کرنے والے حصوں پر بھی نظر رکھی جا سکتی ہے۔
- ★ یہ کمبائن گندم، چاول اور دیگر اناج کی فصلوں میں استعمال کی جا سکتی ہے۔
- ★ چھڑائی کرنے والے پرزوں کی ساخت لمبی اور بڑی ہونے کی وجہ سے صفائی عمدہ ہوتی ہے اور اناج کا ضیاع ناقابلِ ذکر حد تک کم ہو جاتا ہے۔
- ★ کل پرزوں کی سیدھی لائن میں ساخت کی وجہ سے اندرونی رکاوٹیں پیدا نہیں ہوتیں۔
- ★ کل پرزوں کی پتھروں سے حفاظت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔
- ★ چلتے چلتے صاف اناج براہ راست بوریوں میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔

فوری دستیابی:-

ہم بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ زرعی ترقیاتی بنک کی وساطت سے جے ایف ایم ایس ۷۰ کمبائن فوری درآمد کر لی گئی ہیں۔ اور گندم کی موجودہ فصل میں استعمال کے لئے زرعی ترقیاتی بنک کی معرفت زمیندار حضرات کو مہیا کی جائیں گی۔ اپنے آرڈر فوراً بک کرائیے پہلے آئیے۔ پہلے لے جائیے۔

ٹریننگ:-

مغربی پاکستان کے اہم شہروں میں جے ایف فیکٹری کے ماہرین اور شاہنواز لمیٹڈ کے ماہرین کی زیر نگرانی کمبائن کے استعمال کی ٹریننگ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ ٹریننگ کمبائن مہیا کرنے سے پہلے دی جائے گی۔ ٹریننگ کورس میں شمولیت کے لئے فوراً ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔

سروس اور اسپیئر پارٹ:-

جے ایف کمبائن کی سروس، مرمت اور اسپیئر پارٹ مہیا کرنے کے لئے شاہنواز لمیٹڈ کے دفاتر اور ڈیلر جگہ جگہ موجود ہیں۔ فصل کی کٹائی کے دوران کھیتوں میں ٹریننگ اور سروس کے بھی خصوصی انتظامات ہیں۔

ڈیلرز:-

حیدرآباد
وزیر والا برادرز
میرپور خاص
صوفی برادرز
سانگھڑ
مدنی ٹریڈنگ کمپنی
نواب شاہ
حبیب ٹریڈرز
خیرپور
چوہدری برادرز آف پاکستان

سکھر
فیاض کارپوریشن
جیکب آباد
پاک ٹریکٹرز
لاڑکانہ۔ مہران ٹریکٹرز
رحیم یار خان وخانپور
اسد سنز (رجسٹرڈ)
بہاولپور
الصباح پاکستان
ملتان، وہاڑی ولودھراں
پائنیر ٹریڈرز
ملتان مظفرگڑھ وخانیوال
ماڈرن آٹو موبائلز
بہاولنگر
ماڈرن آٹو موبائلز

ڈیرہ غازی خاں
یقین ٹریکٹر کمپنی
ڈیرہ اسماعیل خاں
کرنل آٹوز
ساہیوال
ماڈرن ٹریڈرز
دیپالپور وپاکپتن
خورشید سنز
اوکاڑہ
پرنس موٹر کارپوریشن
لائلپور وٹوبہ ٹیک سنگھ
اکرام کارپوریشن
جھنگ حبیب سنز
میانوالی
انٹرنیشنل فارم
ایکویپمنٹ کمپنی

شیخوپورہ
برکت ٹریڈرز
لاہور
عامر موٹرز اینڈ ٹریکٹرز
گوجرانوالہ
ہیرا انٹرنیشنل ٹریکٹرز
سیالکوٹ
کھوکھر برادرز
منڈی بہاؤالدین
ٹریکٹر ٹریڈرز
گوجر خاں
مرزا احمد علی اینڈ سنز
بھلوال
مظفر برادرز
سرگودھا
امتیاز برادرز

زرعی ترقیاتی بینک کی معرفت آرڈر کی بکنگ اور ٹریننگ کورس میں شمولیت کے لئے ہمارے کسی دفتر یا ڈیلر سے رجوع کیجئے۔

شاہنواز لمیٹڈ

۱۹۔ ویسٹ وہارف۔ کراچی۔ فون: ۵-۲۱-۲۲۳۰
۸۳۔ شاہراہ قائداعظم (مال روڈ) لاہور۔ فون: ۳-۶۳۱۴۱
۳۲۶۔بی۔ پشاور روڈ۔ راولپنڈی۔ فون: ۶۲۹۱۷
۱۷۔ دی مال۔ پشاور چھاؤنی۔ فون: ۳۱۷۶

ع1570

فرسٹ ایڈ کلاس کا اجراء

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام مسجد گولبازار ربوہ میں فرسٹ ایڈ کلاس کا اجراء ہو چکا ہے۔ مکرم ظریف احمد خانصاحب یہ کلاس لے رہے ہیں۔ مجلس ربوہ کے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

(قائمقام مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا ــــ سے ــــ سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینیجر)

نہایت زرخیز قطعہ اراضی

کل رقبہ یکجائی ۲/۱-۴۰ ایکڑ بارہ ماہی دریائی آباد شدہ ضلع سانگھڑ علاقہ سندھ میں قابل فروخت ہے قبضہ فوری۔ سارا گاؤں احمدی پنجابی مالکان ارضی فضل عمر گوٹھ نامی میں واقع ہے ایک فوری ضرورت کی وجہ سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ ضرورتمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

چوہدری عبداللطیف مالک پاؤنیر الیکٹرک کمپنی حرم گیٹ ملتان فون ۲۷۳۸

درخواست دعا

میرے والد صاحب چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرشید خالد پنڈی احمدی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

قاعدہ یسرنا القرآن۔ خوشخبری

احباب کی خواہش اور اصرار پر ہم نے قاعدہ یسرنا القرآن سفید کاغذ پر بھی چھپوایا ہے قیمت ۵/ روپے فی سینکڑہ ہے ★ محدود تعداد میں ہے اسلئے مطلوبہ تعداد ابھی بک کروا لیں

مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

احباب توجہ فرماویں

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قاعدہ یسرنا القرآن کی مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے بعض لوگ اس قاعدہ کی نقلیں چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ احباب محتاط رہیں اور تاجر احباب جو ہمارا قاعدہ فروخت کرتے ہیں اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں تاکہ الفضل میں اس کا اعلان کروا دیا جائے تاکہ احباب نقالوں سے بچ سکیں اور صرف انہی دکانداروں سے قاعدہ خریدیں جو اصلی قاعدہ فروخت کرتے ہیں۔

ضروری گذارش

الفضل کے بعض خریداروں کی خدمت میں وی پی بھجوائے جاتے ہیں اور وہ واپس کر دیتے ہیں اس کے بعد دوبارہ وی پی کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایک مرتبہ وی پی واپس آنے کے بعد دوبارہ وی پی نہیں کیا جاتا۔
احباب اس صورت میں قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں اس میں ان کا فائدہ بھی ہے اور دفتر کا بھی۔
(مینیجر الفضل)

جانوروں کا اپھارہ

خالص اجزا سے تیار کردہ "شفائے اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے چند منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے اگر مفید ثابت نہ ہو پوری قیمت واپس ۵/ پیسے
درجن ۶/ دو درجن سے زائد پر خرچ ڈاک کی رعایت
شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

انعامی نمبر اندر ملاحظہ فرمائیے

۵

خوشی کا پیغام

انعام پانیوالوں کو

مبارک باد

انعامی نمبر اندر ملاحظہ فرمائیے

۱۶ مارچ ۱۹۷۰ء کو ہونے والی قرعہ اندازی میں پانچ روپے والے انعامی بانڈ کے ہر سلسلہ پر دس ہزار روپے سے سو روپے تک ۱۲۸ انعامات نکلے ہیں۔

قرعہ اندازی کے نتائج، ڈاک خانوں، ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ سیونگ دفاتر سے بھی دستیاب ہیں۔

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔

بچت کی بچت ——— انعام کا انعام

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں
بہت بچائیے، بچت کیجئے، ملک کو مضبوط بنائیے

۵

جاری کردہ، سنٹرل ڈائریکٹوریٹ نیشنل سیونگز ——— اسلام آباد

ORIENT

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئیے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔
جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف -/۶ روپے (مینیجر)

حبِ اٹھرا

مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ بائیس ۲۲ روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے
متواتر انڈے دینے والی
بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یک روزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں۔ ریٹ یک روزہ چوزے -/۱۵۰ روپے سیکڑہ نر چوزے کی پٹھیں ۳۰ روپے سیکڑہ تین ہفتہ کے مرغ ۳/۸۰ ...
(مینیجر)

ایڈریس مطلوب ہے

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ وصیت نمبر ۱۴۴۵۴ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن)

درخواستِ دعا

چوہدری ناظر علی خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۰-ر ب ضلع لائلپور جو کہ بہت مخلص احمدی ہیں۔ کچھ عرصہ سے اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اس کے علاوہ کچھ پریشانیاں بھی ہیں۔
احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ۔ انچارج ضلع لائلپور)

۲- میرے بہن بھائی آج کل مختلف کلاسوں کے امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔
(خاکسار عبد الکریم کارکن دفتر خزانہ۔ ربوہ)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵ روپے **نورِ نظر** اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ عشرہ کی اہم جماعتی خبریں

۶ امان تا ۱۶ امان ۱۳۴۹ ہش

(۱) گزشتہ عشرہ کے اوائل میں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی لیکن بعد میں ضعف کی تکلیف ہو گئی جو کئی روز تک چلتی رہی۔ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور کی حرم محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گزشتہ عشرہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

---

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۶ امان کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں بھی اور بیرون پاکستان بھی جماعتِ احمدیہ کو تعلیمی خدمات سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ بالخصوص مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں جماعت بیسیوں سکول بہت کامیابی اور خیر و خوبی سے چلا رہی ہے اور اس لحاظ سے وہاں مسلمانوں کی بہت اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ حضور نے پاکستان اور اسی طرح مرکز سلسلہ میں جماعت کے تعلیمی اداروں کے معیار کو اس حد تک بلند کرنے کی اہمیت پر زور دیا کہ دوسرے تعلیمی اداروں کے بالمقابل وہ نمایاں طور پر ایک فرقان کے حامل ہوں اس سلسلہ میں حضور نے نظارت تعلیم اور تعلیمی اداروں کے سٹاف کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں بہت اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

---

(۳) حضور ایدہ اللہ نے ۸ امان (مارچ) بروز اتوار بعد نماز عصر اپنے دست مبارک سے جامعہ نصرت ربوہ میں مسجد اور سائنس بلاک کا سنگ بنیاد رکھا۔ بنیادی اینٹیں نصب فرمانے کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ اس کے بعد سے سائنس بلاک کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عمارت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جملہ لجنات کے نام ایک خصوصی پیغام میں احمدی مستورات کو توجہ دلائی ہے کہ وہ سائنس بلاک کی تعمیر کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا جلد از جلد مطلوبہ رقم فراہم ہو جائے اور رقم کی قلت کی وجہ سے تعمیر کے کام میں کوئی رکاوٹ واقع نہ ہو۔ آپ نے اپنے پیغام میں جو ۱۲ امان کے الفضل میں شائع ہوا فرمایا ہے کہ جو بہنیں تین سو یا تین سو روپے سے زائد رقم اس چندہ میں دیں گی ان کے نام عمارت پر بغرض یادگار و دعا لکھوائے جائیں گے۔ آپ نے تمام صاحب استطاعت احمدی خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس چندہ میں دل کھول کر حصہ لیں تا قلیل عرصہ میں ہی بقیہ رقم پوری ہو جائے۔

---

(۴) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علالتِ طبع کے باعث ۱۳ امان کو نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے آپ نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں یقین کامل اور عملی نمونہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں دعا کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان ثمرات کو واضح فرمایا۔ اور احباب کو غلبۂ اسلام نیز حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

---

(۵) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ مرکزی مسجد مبارک ربوہ میں مقررہ عناوین پر مورخہ یکم امان تا ۶ امان (مارچ) علی الترتیب محترم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف شاہد، مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد، مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربیان سلسلہ نے تقاریر کیں۔ یہ تقاریر قرآن کریم سے محبت اور علوم قرآنی سیکھنے کا جذبہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مفید اور ایمان افروز تھیں۔

اسی طرح دار الرحمت شرقی، دار الرحمت وسطی، دار الرحمت غربی، دار الصدر شرقی، دار الصدر غربی الف، اور دار الصدر غربی ب، دار الصدر جنوبی، دار العلوم شرقی و غربی اور دار الیمن کی مساجد میں بھی نماز مغرب کے بعد اجلاس منعقد ہوئے جن میں مقررہ عنوانات پر علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔ یہ تقاریر بھی حضور انور کی تحریک تعلیم القرآن کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں مفید ثابت ہوئیں۔ الحمد للہ۔

---

(۶) مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی نائیجیریا جانے کے لئے ۱۲ امان کو سہ پہر بذریعہ ریل کار ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب آپ کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

---

(۷) مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان قریباً چھ سال تک بیرون پاکستان فریضۂ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد ۱۱ امان کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

(۸) ۸ مارچ ۱۹۷۰ء بروز اتوار۔ محترم چوہدری اصغر علی صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے نصابی سرگرمیوں میں سکول کی کامیابیوں کو قابل مبارکباد قرار دیا اور فرمایا کہ یہ سکول اس ڈویژن کے ہائی سکولوں میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ نیز آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ سکول اپنے موجودہ ہیڈ ماسٹر ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی رہنمائی میں خوب سے خوب تر ہوتا جائے گا۔

جلسۂ تقسیم انعامات کا انعقاد ۸ مارچ کو اڑھائی بجے بعد دوپہر "مشیر ہال" میں عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض محترم چوہدری اصغر علی صاحب نے ادا فرمائے۔ اس تقریب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور ممبران سٹاف کے علاوہ ربوہ کے دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور بالخصوص محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے بھی شرکت فرمائی۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا ایک اہم کام

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے لیکن بہت کم مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد بھجوا دیں نیز جن مجالس نے اس سہ ماہی کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

گزشتہ تین ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲